

انوار شریعت

مثنوی دارالاشاعت

مفتاح الیقین و فیض الیقین

فیصل آباد، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوًا حَسَنًا

ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزانہ

جَامِعُ الْفَتَاوَى

المعروف

الواریت

حصہ نہم تاسیس شدیم

ان افادات

مجدد اسلام شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مختار الاسلام حضرت شاہ حیدر رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد پرواز احمد صاحب لاہور می رحمۃ اللہ علیہ

مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتان می رحمۃ اللہ علیہ

مؤتبہ مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی الناشر بی بی ڈار الاشاعت
عادیہ رضویہ دیکھوٹ روڈ لاہور

باراول	_____	۱۹۶۲ء ۱۳۹۲ھ
تعداد	_____	ایک ہزار
ناشر	_____	سُنی دارالاشاعت ڈبکوت روڈ لاہور
مطبوعہ	_____	دین محمدی پریس لاہور
کتابت	_____	غلام سرمد قادری رضوی
قیمت	_____	قسم اول مجلد ۱۶ روپے مجلد چہمی ۲۵ روپے

جلد نہم از فتاویٰ مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتان

نقل استفتاء از جانب غیر مقلدین

بخدمت علمائے دین شرح متین کے گذارش ہے کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا ہے اور ایک ہے پھر یہ چار مذہب کس لئے ہوئے مہربانی فرما کر سوالات جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اولاً اربعہ سے ان کا جواب بتحقیق حق تحریر فرمادیں۔

سوال ۱۔ یہ ہے کہ چار مذہب مشہور کا مقرر کرنا حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن پاک سے ثابت ہوا۔ یا اجماع صحابہ سے۔

سوال ۲۔ یہ کہ چار مذہب مشہور حنفی شافعی مالکی حنبلی جو اہلسنت ہیں۔ سب حق اور ہدایا سچو پر ہیں تو ان میں سے ایک پر عمل کرنا واجب کس لئے کیا۔ اور باقی تینوں کو چھوڑ دینا کس لئے واجب کیا۔ اسکی دلیل قرآن پاک یا صحیح حدیث سے تحریر فرمادیں۔

سوال ۳۔ یہ کہ ان چار مذہب میں سے ایک کی تقلید ہم پر کس لئے واجب کی اور باقی تین مذہب کو ترک کیا تو کیا جان کر کیا؟

سوال ۴۔ یہ ہے کہ ایک ہی مذہب پر عمل کرنے سے کل دین محمدی پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر نہیں ہو سکتا تو پورے اور کامل طور پر آطیعوا اللہ و آطیعوا الرسول پر ایک مذہب کا مقلد کس طرح عمل کر سکتا ہے۔

سوال ۵۔ ان چار مذہب مشہورہ میں فرق ناجیہ کون ہے۔

سوال ۶۔ یہ بھی فرمائیں کہ کون کونسی کتاب آپ کے نزدیک صحیح اور مغیرہ ہے۔ قرآن مجید و حدیث مرفوعہ غیر معارضہ و اجماع صحابہ سے جواب دیا جائے۔ اللہ کے واسطے تمام علمائے اہل فقہ سے گذارش ہے اور یہ بھی اتماس ہے کہ جس حدیث کو ثبوت کے لئے تحریر فرمائیں اس کی اسناد بھی ساتھ ہی لکھیں۔ اسناد کو نہ چھوڑ دیں کہ جس کتاب کی حدیث ہو اس کتاب کا نام اور باب کا پتہ ضرور لکھیں۔ زید و عمر کے اقوال کہنے سے کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ انتہی۔

جواب سوال ۱: اقول و برہنتین۔ مذاہب اربعہ قرآن مجید کے ثابت ہیں۔ قال اللہ عزوجل یؤمر
 نَادُوا كُلَّ اَنَاسٍ بِاٰمَانٍ ۚ تَنصِرُ حَسْبِيَ ۚ یَوْمَ نَدْعُوْا اِیَادَکُمْ رَازِحًا نِیمَ کُلِّ اَنَاسٍ ہرگز ہے
 راز اور دوان بامان ہمیشہ برپیشوا سے ایشان یعنی نبی کہ بار ایشان مبعوث بود۔ چنانچہ گوئند یا امت موسیٰ و یا امت
 عیسیٰ۔ یا کتابیکہ برایشان متری شدہ چنانچہ خطاب کنند یا اہل القرآن و یا اہل الانجیل۔ یا مقدمے کہ در مذہب
 متابعت او نمودہ باشد۔ چنانچہ ندادہ بند۔ کہ یا حنفی و یا شافعی تا آخر کہذا فی البیضاوی والمدارک۔ پس دیکھو کہ تعین اور
 ثبوت مذاہب اربعہ کتاب اللہ میں موجود ہے۔ اور امام کے معنی پیشوا کے ہیں۔ اور مراد انبیاء علیہم السلام یا آئمہ
 اربعہ ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ محو یا پکارا جاوے گا اسے امت موسیٰ و امت عیسیٰ یا خطاب کیا جاوے گا۔ اسے حنفی و
 شافعی وغیرہ۔ پس اس آیت شریفہ سے مذاہب اربعہ کنایتہ و منشا ثابت ہیں۔ کیونکہ علم صروت و نحو اور معانی اور بیان
 سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیب تک قرینہ صارفہ نہ ہو ظاہر لفظ کے ہی معنی مراد ہوتے ہیں۔ پس اس آیت میں لفظ امام
 کے معنی مقدم متاروت کے ہی (یعنی کسی امام کے آئمہ اربعہ میں سے) اقرب الی الصواب ہیں۔ اگرچہ معانی کا
 احتمال بھی ہے۔ ثبوت المدعا۔ مخالفت اور متعصب اگر نہ مانے تو اس کی کمی تھی۔

گر نہ بیند بر در شپہ چشم چشمت آفتاب را چہ گناہ

در حقیقت ایسے سوالات کا دریا فت کرنا غیر مقلدین کی طرف سے محض تقلید آئمہ کی مخالفت پر مبنی ہے معلوم
 نہیں کہ ان کو آئمہ اربعہ سے اتنا بعض اللہ حسد کیوں ہے۔ میرزا برہی اسے حسد و کین رنجیت

ثبوت تقلید ان قرآن شریف

و ایل اقل۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالٰی فِی الْکِتَابِ الْحَمِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ فِیْ سُوْرَةِ الْاَنْۢحَاۃِ لِتَعْلِيْمِ الدَّعَاۃِ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِيْمَ ۝ اَلَّذِيْنَ اَنْۢعَمْتَ عَلَیْہُمْ ۚ یعنی دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔
 وہ چار گروہ ہیں۔ انبیاء۔ صدیق۔ شہید۔ صالحین۔ جیسا کہ باری تعالیٰ خود اپنے کلام کے پانچویں پارہ میں خبر دیتا
 ہے فَاُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْۢعَمَ اللّٰهُ عَلَیْہُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشَّہِدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ
 اُولَٰئِكَ رَفِیْقًا ۝ گروہ اول انبیاء علیہم السلام ہے جو حکم الہی کے کامل تابع رہے تھے۔ ان کو ضرورت کے وقت
 بذریعہ وحی خبردار کیا جاتا تھا۔ گروہ دوم و سوم صدیقین و شہداء چونکہ اکثر اصحاب ہی تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی کا حقہ تابعداری کرتے تھے۔ وقت پر ہر ایک مسئلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیتے تھے

ان تینوں گروہوں کو تقلید کی ضرورت ہی نہ تھی۔ باقی رہا چہارم صالحین کا ان میں سے جن کو درجہ اجتہاد ملا وہ اپنے اجتہاد سے قرآن مجید اور احادیث سے مسائل نکال لیتے تھے۔ تقلید کی ضرورت نہ رکھتے تھے۔ اور جن کو درجہ اجتہاد نہ ملا وہ ضرور آئمہ دین میں سے کسی امام کی تقلید کرتے تھے۔ یعنی مذاہب اربعہ میں سے کسی نہ کسی مذہب کے مقلد رہے اور ہیں۔ یہ سب گروہ منعم علیہم چونکہ خدا اور رسول کے پورے فرمانبردار خدا کے مخلص بندے اور اس کی طرف بلائے والے تھے۔ اس واسطے ہم کو ان کی تابعداری کرنے کا اور ان کی راہ پر چلنے کا حکم ہوا کہ **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اَلَمْ يَفْعَلْ**

دلیل دوسرے: **قَوْلُهُ تَعَالَى أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ** یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور رسول کی اور صاحبان حکم کی جو تم میں سے ہیں۔ دیکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اولی الامر کا اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ حکم فرمایا ہے۔ اور اولی الامر کا اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ حکم فرمایا ہے۔ اور اولی الامر میں کسی نے سلطان اور کسی نے مجتہد اور کسی نے شیخ کے معنی کئے ہیں۔ اور حقیقت یہ سب اولی الامر ہیں۔ کیونکہ امر و قہم پر ہے۔ ایک دنیاوی و دوسرونی و دنیاوی امور میں تو باعتبار تمدن کے بادشاہ اولی الامر ہیں۔ اور باعتبار تدبیر منازل کے گھروں کے سردار اولی الامر ہیں۔ پس سنانی اور ہلکی ماور میں ان کی تابعداری فرض ہے اور امر دین پھر و قہم پر ہے۔ ایک باطنی و دوسرا ظاہری۔ باطن کے اولی الامر مشائخان طریقت ہیں۔ سالکوں کو ان کی تابعداری لازم ہے۔ اور ظاہر کو شریعت کہتے ہیں اور اسکے اولی الامر فرمایا ہے دین اور آئمہ مجتہدین ہیں۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے واقف اور اس سے مسائل استنباط کرتے ہیں۔ بدلیل دلی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہ الدایۃ مسائل شرعیہ میں ان کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ مفہوم آیت مبارکہ بھی یہی ہے۔ تفسیر حسینی میں بھی اس آیت کے ذیل میں اسی طرح لکھا ہے۔ پس جب آئمہ اربعہ اولی الامر میں داخل ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے اولی الامر جو قوت استنباط کامل رکھتے ہیں جن سے دین اسلام شرق اور غرب تک پھیلا اور مستحکم ہوا آئمہ اربعہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ پس اس آیت سے بھی آئمہ اربعہ کا اتباع کا حق ثابت ہوا۔

ہر کہ سر بر خط فرمان دلیہ نہ بند ، کے میسر شورش روئے برآوردن

دلیل سوم: **قَوْلُهُ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ**۔ پس پوچھو اہل کتاب سے یعنی عاملوں سے اگر تم نہیں جانتے۔ قرآن کریم میں جب اہل الذکر سے علی الاطلاق عالم لوگ مراد ہیں کافی تفسیر حسینی

تو ائمہ اربعہ جو مجتہدین امت ہیں۔ بطریق اولیٰ اہل الذکر مراد ہو سکتے ہیں۔ جو کہ علمائے امت سے بدرجہا فوقیت رکھتے ہیں۔ پس اس آیت سے بھی نفس تقلید و جوہر ثابت ہوا۔ جس سے ائمہ اربعہ کی تابعیاری یعنی تقلید مطلقاً نکلتی ہے۔ **فَقَاتِلْ وَأَنْتُمْ** :-

ثبوت تقلید ان احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحبہ والثناء

حدیث اول :- مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ **رَوَّعَ عَنْهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ النَّبِيَّ لَيَأْزُرُنِي الْجَنَازُ قَدْ تَأْتَرُ الْحَيَّةُ إِلَى حَجْرِهَا**، الحديث، بروایت ہے عمر بن موف سے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات انکے کی جیسے سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی۔ آخر حدیث تک۔ الحاصل جب حجاز کی طرف دین کا سمٹ آتا ثابت ہوا تو لامحالہ دین وہی ہے جو حرین شریفین اہل ان کے متعلقات میں مروج ہے۔ اور معمول یہ ہے۔ پس بوقت فنا و اہل زمان و کثرت اہل ان حجاز کے باشندوں کا دین ہی برحق ہے۔ اور معلوم ہے کہ حرین شریفین سے قدیم سے قدیم دین مقلدین مذاہب اربعہ کا ہی حلال ہے جس کی طرف اشارہ حدیث ہے۔ اور جس پر مقلدین مذاہب اربعہ کا رہندہ ہیں۔ اور یہی دین خدا کے نزدیک پسندیدہ اور برگزیدہ ہے۔ اور لفظ دین بمعنی اٰقِیْنَ الدِّیْنَ عِنْدَ اللَّهِ فَرِحَ سَلَامٌ دِیْنِ اسلام مراد ہے جو حجاز میں قائم ہے۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق شیطان ناامید ہو گیا اس بات سے کہ عبادت کریں ملک اور سکی جزیرہ عرب میں لَا یَزَالُ أَهْلُ الْعَرَبِ ظَاهِرِينَ قُلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ یعنی عرب کے لوگ ہمیشہ دین حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ہو جاوے گی۔ یہ حدیث مسلم میں موجود ہے پس ثابت ہوا کہ عرب و حجاز اور مدینہ طیبہ ایمان کا گھر ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا۔ اب عرب و حجاز اور مدینہ منورہ کے باشندوں کا مذاہب دیکھنا چاہیے جو مذاہب ان کا ہو وہی حق ہے۔ اور وہ مقلدین ائمہ اربعہ کا مذاہب ہے جو اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم اور مشہور ہے۔ **فَقَاتِلْ** :-

حدیث دومی :- **رَوَّعَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةً عُمَدًا عَلَى ضَلَالَةٍ وَبَيَّاهُ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَا يَتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ رَضِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ روايت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہیں جمع کرے گا امت میکہ۔ یا کہا جائے امتی کے امت محمد کو اور گزری کے اور اور ہاتھ اللہ کا ہے اور جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہے جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنی جہنم جنتوں کی سے آگ کر کے دوزخ میں ڈالا جاوے گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔

ف۔ ہاتھ اللہ کا ہے جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ کی ہے جماعت پر یہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کے اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہے اور انہی سے ہے روایت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی۔ پس شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاوے گا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس سے۔

ف۔ یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علماء کے ہوں ان کی پیروی کرو۔ ان ہر دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جماعت اور سواد اعظم سے جماعت کثیرہ مراد ہے۔ یعنی وہ جماعت جس پر اکثر مسلمان ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ مذاہب اربعہ ہی کے مقلدین ہیں۔ مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں ہے وَالْمَرَادُ مَا عَلَيْهِ أَكْثَرُ الْمُسْلِمِينَ اور جماعت کا لفظ جو پہلی حدیث میں ہے اس سے اہل فقہ اور اہل علم جن کا اجتماع آثار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ مراد کی گئی ہے۔ حَقًّا قَالَ فِي الْبِرِّ قَاتِ قَوْلُهُ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ أَيُّ أَهْلِ الْفَقْهِ وَالْعِلْمِ الَّذِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى اتِّبَاعِ آثَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواد اعظم بڑے گروہ کو کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑے گروہ کے اتباع کا حکم فرمایا اور اسکی مخالفت میں وعید شدید یعنی دخول فی النار بیان فرمایا پس بنظر انصاف مقلدین کا گروہ ہی بڑا اور سواد اعظم ہونے کا مستحق ہے۔ اور اہل فقہ و علم آثار نبوی کے بھی ہیں لوگ ہیں۔ المختصر جماعت کثیرہ کے پیروی کرنے کی متواتر تاکید آتی ہے۔ غرضیکہ جماعت کثیرہ مقلدین پر ہی منحصر ہے چنانچہ علم توارکخ اور جغرافیہ کی رو سے بھی جماعت مقلدین پر ہی صادق آتی ہے۔ اور فرقہ ناجیہ بھی یہی بن سکتا ہے جس کی علامت بموجب روایات مذکورہ کے کثرت سے ہے۔

تاریخی ثبوت۔ مسلمانان عالم کی مجموعی تعداد میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ لیکن ایک بر من عالم و محقق نے تعداد مسلمانان عالم کی چونستھ لاکھ کر ڈر مدلل ثابت کی ہے۔ جس پر تا حال اتفاق ہے۔ کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ جو اس نوٹ۔ آج کل ۱۹۳۳ء میں کل تعداد اکتالیس کروڑ مسلمان ہمارے ملک میں ہے جن میں سے کروڑ مذہب باطلہ مثل دینی مرزائی وغیرہ کی ہے باقی سب کے سب مقلد لوگ ہیں۔ اب ثناء اللہ وغیرہ فقہ خیرہ بتائیں کہ سواد اعظم کون لوگ ہیں۔

کے صحیح ہونے زیر دست ثبوت ہے۔ پس مقلد جو نسخہ کر دے مسلمانان دینا کے بیا لیس کر ڈے زیادہ حقی اور چودہ کر ڈے زیادہ دیگر آئمہ ثلاثہ کے مقلد یعنی چھین کر ڈے زیادہ مقلدین اور باقی آئمہ کر ڈے میں قدیم و جدید اسلامی فرقے قلیل التعداد ہیں اب ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیادہ گروہ کون ہے جس پر سواد اعظم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ الغرض سواد اعظم کا اطلاق اور تلفظ بجز مقلدین کے اور کسی پر صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔ پس مقلدین کا گروہ ہی حق پر ہے۔ اور فرقہ ناجی بھی یہی ہے۔ قاتل۔

حدیث سوہری۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ الْجَمْعَ شَبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْعَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایک ساعت میں تحقیق نکالا اس نے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا اپنی گردن سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد سے۔

فت۔ یعنی اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام سے باہر آدے۔ اس حدیث میں بھی جماعت سے جدا ہونے کا سخت وعید فرمایا مطلب یہ کہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا اس نے اسلام کا پٹا یعنی رتی مسلم کی اپنی گردن سے نکال دی۔ گویا اسلام کی قید سے نکل گیا۔ اور جماعت کی فضیلت یدلنا اللہ علی الجماعۃ کے لفظ سے ظاہر ہے جو حضرت ابن عمر کی روایت میں گذر۔

نکتہ۔ بحیثیت اتفاق اصول آئمہ اربعہ کے جماعت مقلدین جب ایک ہی فرقہ کہلانے کی اور فرقہ ناحیہ ہونے کی مستحق ہے جو کہ اہلسنت کے نام سے موسوم ہے۔ اس واسطے ایک امام اور ایک ہی مذہب کی تقلید رفعاً لغنا و بہتر بلکہ لازمی ہے۔ اللہ فرماتا ہے وَلَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا الْآيَةُ اور اسی کا نام تقلید شخصی ہے۔

ماحصل انکدہ۔ اگر آئمہ اربعہ کی تقلید سے انکار کیا جائے اور ان کے مستنبط اور محققہ مسائل کی پیروی نہ کی جائے۔ تو پھر ضرور کسی محدث یا عالم کی پیروی کرنی پڑے گی۔ اور اس کا متبع اسی کا مقلد سمجھا جاوے گا۔ پس جب اصحاب علماء کی پیروی کی جائے۔ تو کیا وجہ کہ آئمہ مجتہدین کی پیروی نہ کی جائے جو کل علماء و فضلاء و محدثین حقیقین سے فائق اور پیروی کے لائق ہیں۔ کیونکہ ان کا درجہ اور علماء و محدثین سے بدرجہا اعلیٰ و ارفع ہے اور اہل تقویٰ و ہدایت اور اہل ذریع و زہد ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ امت محمدیہ نے جملہ امور ضروریہ متعلقہ عبادت و معاملات کا لحاظ سمجھ کر بالاتفاق آئمہ اربعہ کی تقلید اختیار کی بلکہ واجب سمجھی جن کے علم و عمل اور زہد و تقویٰ عقل اجتہاد و اختیار

وغیرہ صفات جلیلہ کا زمانہ قائل ہے۔ فَتَدْبُرُ وَالْعَاقِلُ تَكْفِيهِ الْإِسْمَارَةُ:-

الغرض:-

مذہب اربعہ کتاب اور سنت سے ثابت ہیں۔ حکمًا بَيِّنًا كَالْفَنَاءِ۔ اب چند شہادت اکابر اکابر علمائے دین ثقہ کی بھی اسکے ثبوت میں نقل کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ ملا جیون تفسیر احمدی میں لکھتے ہیں وَالْإِسْمَارَةُ أَنْ إِخْصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْأَرْبَعِ وَاتِّبَاعَهُمْ فَعُلَّ إِلَهِیَّ وَقَبُولُيَّتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَعَالَى لِتَجَالِ قَبُولِهِ لِلتَّوَجُّهِاتِ وَالْإِدْرَاجَةِ لِعَيْنِ الصَّافِ يَهْجُكَ مَذَاهِبُ الْإِخْصَارِ چار ہیں اور ان کا اتباع فضل الہی اور اللہ تعالیٰ کی قبولیت ہے۔ اس میں توجہات اور دلائل کو کچھ دخل نہیں۔ مولانا محمد عبدالحی مرحوم محدث لکھنوی غیث الغمام میں امام الکلام کی ایک عبارت کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں بَيِّنًا إِشَارَةً إِلَى أَنَّ إِخْصَارَ الْمَسَائِلِ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ الْمَشْهُورَةِ فِي الْأُزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ أَمْرٌ إِلَهِیٌّ وَفَضْلٌ رَبَّانِيٌّ لَا يَحْتَاجُ إِلَى إِقَامَتِهِ الدَّلِيلِ عَلَيْهِ اور شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم محدث دہلوی عقد الجید میں ارقام فرماتے ہیں وَلَمَّا افْتَدَارَتْ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ الْأَرْبَعَةُ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلِسَّوَادِ الْأَعْظَمِ فَالْخُرُوجُ عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ یعنی مذاہب اربعہ کے سوا دوسرے مذاہب حقہ معدوم ہو گئے۔ تو ان چاروں کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہوا۔ اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنا ٹھہرا۔ فَتَدْبُرُ:-

تقلید شخصی

آیت اول در فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

آیت دوم:- قَوْلُهُ تَعَالَى:- وَقَنْ أَحْسَنَ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ نَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاسْتَجْمَلَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

خلاصہ آنکہ کل انبیاء علیہم السلام کی ہدایت ایک ہو کر صرف ابراہیم کی ملت کی متابعت کا حکم ہوا۔ اگرچہ سب حق پر ہوں مگر متابعت ایک ہی کی بہتر ہے۔ پس جب سنت اللہ کے مطابق انبیاء علیہم السلام میں سے صرف ایک کی اطاعت بالحقائق محمود ہے۔ تو ائمہ اربعہ میں سے ایک کی اطاعت کرنی ہی بہتر ہے چنانچہ تمام ممالک اسلامیہ بالخصوص حرمین شریفین زاد ہما اللہ ثمراتہ علما وفضلاء متقی قاضی مفتی اور مسلمانان سلف ووالیان وحاکمان سلطنت اسلامیہ اور جملہ محدثین و مفسرین اور بڑے بڑے جلیل القدر بزرگان دین اور مشائخ طریقت ایک ہی امام کے متبع و مقلد رہے ہیں اس لئے ایک ہی امام کی تقلید اور متابعت کرنی واجب ہے:-

لہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں:-

یک بار پسند کن چو یک دل داری ، ورنہ بجشی در جہاں بس خواری

مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام میں بھی ایک حدیث اسی معنی کی حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے اور وہ یہ ہے قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَفَارِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِثْلَهُ كُلُّهُمْ عَلَى النَّارِ إِلَّا مِثْلَهُ وَاحِدًا قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ قَا ضَحَائِي وَمِرَاةِ التَّوَمَذِي، اس حدیث سے بھی ایک ہی فرقہ ناجی اور جنتی معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت اتفاق اصول کے مذاہب اربعہ اگرچہ ایک ہی فرقہ ہے مگر منجملہ ان کے ایک ہی مذہب کی پیروی موجب نجات ہے کَمَا أَشْرَفْتُ إِلَيْهِ أَوَّلًا۔

جواب سوال دوسروں کو دوسروں اور ہرچیز پر مذہب حق اور ہدایت پر ہیں کما صرح فی جواب السوالی

الاول۔ مگر عمل ایک ہی پر کرنا واجب اور تقلید ایک ہی کی لازم ہے۔ جیسا کہ کتب آسمانی میں سے عمل صرف ایک قرآن پر ہی کرنا فرض اور واجب ہے۔ نہ انجیل۔ نہ تورات۔ نہ زبور۔ پر حالانکہ وہ بھی ایمانیات سے ہیں۔ سوال اول کے جواب میں باستدلال آیت مبارکہ ضَرَبَ اللہُ مَثَلًا رَجُلًا الْاَیْمَةَ بِالْاِسْتِقْلَالِ اور برضا سمیت بیان کیا گیا ہے۔ فَلْيَنْظُرُوا فَمَا تَدُلُّ عَلَيْهِ الْاَیَّةُ الْمَذْكُورَةُ فَهُمْ يَكُونُوا مِنَ الْمُتَمَرِّقِينَ ۝

نکتہ :- اگر مذہب معین کی تقلید ترک کر کے جملہ مذاہب کے مسائل پر عمل کریں تو ترکہیب مذہب سے بسبب اختلاف کے دینی امور میں کبھی ایسی صورت بھی بن جاتی ہے جو کسی مذہب میں جائز نہ ہو۔ قَالَ فِي ذُرِّ الْمُخْتَارَاتِ الْحُكْمُ الْمُتَّفَقُ بَاطِلٌ بِإِجْمَاعٍ اُور یہ حکم یعنی ملفق بلا جلا چند مذاہب سے ایک حکم مرکب کرتا بالا جماع باطل ہے چنانچہ وضو میں ایک سر کے بال کا مسح کیا بمذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پھر مقتدی ہو کر نماز پڑھی فاتحہ چھوڑ کر بموجب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کذ فی الطحاوی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نماز اس واسطے نہ ہوئی کہ فاتحہ پڑھنا واجب تھا۔ سو اس نے ترک کیا۔ اور حنفی مذہب پر اس واسطے نہ ہوئی کہ وضو ترک ہوا یعنی چوتھائی سر کا مسح تو کسی مذہب پر نماز درست نہ ہوئی ۱۲ غایتہ الاوطار :-

جواب سوال چہارم :- اَقُولُ سِوَنَکَ اِیْکَ شَخْصٍ سَے اِیْکَ وَقْتُ مِیْنِ اِیْکَ سَے زِیَادَہ اِمَامُوْنِی تَقْلِیْدَ نَا مُمْکِن ہِے اُور نہ ہی یہ جائز ہے۔ لہذا ایک مذہب پر عمل کرنے والا کل دین محمدی پر عمل کرنے والا ہے۔ فہم دلائل اس کے تقلید شخصی میں مذکور ہیں۔

جواب سوال پنجم :- قولہ ان چار مذاہب مشہورہ میں سے فرقہ ناجیہ کے بارہ میں تقلید کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے وہاں سے ملاحظہ فرمائیں :-

خلاصہ :- یہ ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے کسی خاص ایک مذہب کی پابندی نہ کرنے میں سراسر نقصان اور فساد ہے۔ کیونکہ فی زمانہ انسانیات اور جہالت کا بہت زور ہے۔ اگر غیر تقلیدیت کی وجہ سے ہر ایک شخص قرآن مجید اور حدیث کا معنی اپنے مطلب اور عقل کے مطابق سمجھ کر اس پر عمل کرے اور فتویٰ دیوے تو اکثر مسائل میں بسبب اختلاف عقول و افہام کے سخت فساد اور تفرقہ پڑنے کا یقین کامل ہے۔ چنانچہ پانی کے مسئلے میں اسی اختلاف کی وجہ سے غیر مقلدین میں ایک اندھیرا مچا ہوا ہے۔ لَا تُخْفِیْ مَنْ لَہِ اَدْنٰی دِرَیْئَۃٍ ہِیَاں بَخَوَف طَوَالَتِ ذِکْرُہِیْنِ کیا گیا :-

الغرض :- جب غیر تقلیدیت ہی فساد کی بنیاد ہے تو رفعاً للفساد اسکو ترک واجب اور خاص ایک مذہب کی پابندی لازمی ہے۔ اور چونکہ آئمہ اربعہ کے سوا اور کسی کا مذہب مدون اور مروج نہیں (ذالک فضل الہی و امر بہ یتہی) اس لئے ان چاروں میں سے ایک خاص مذہب اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور بحیثیت مسائل مفتی بہا مذہب حنفی میں اگرچہ مجتہدین کے اقوال مختلف ہیں لیکن دراصل یہ سب ایک ہی مذہب ہے۔ بنا بریں اس زمانہ میں فساد رفع کرنے کے لئے اسی کی تقلید افضل اور ادنیٰ ہے۔ اگرچہ کسی جگہ امام کے تلامذہ و اتباع

کے قول پر فتویٰ دیا گیا ہو تو حقیقتاً وہ بھی امام کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ بلکہ قال الشیرازی فی میزان الکبریٰ اور ابن ہمام کا بھی یہی قول ہے پس ان تمام کے قول پر عمل کرنا گویا جناب امام ہی کی تقلید ہے۔ کما فی ردۃ الاحادیث :-

خلاصہ :- مضمون روایات آنکہ مذہب اربعہ اہلسنت و جماعت میں داخل ہیں۔ اور حق الہی میں

دارہ ہے۔ اور یہ اطاعت کے لائق ہیں۔ مگر چونکہ سب کی پیروی ناممکن ہے۔ اس لئے ایک ہی مذہب کی تابعداری لازمی ہے۔ ورنہ تشتت اور تردد فی الدین لازم آئے گا۔ اور منزل مقصود وصول الی الحق ہوگا۔ کیا کوئی ذی عقل تشتت اور تردد قبول کر سکتا ہے۔ اور مذہب کہلا سکتا ہے۔ باوجود اظہار حق انکار اور اعتراض کرنا

اعتراض جہالت اور دخول فی الناب ہے۔ قوله تعالیٰ۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ تُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

جواب سوال ششم :- ماخذ صحیح و معتبر ہمارے نزدیک قرآن مجید اور حدیث و دیگر کتب مصدقہ و مستنبطہ کتاب و سنت میں لا غیر فتدبروا یا اُدبی الالباب :-

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کی عمر قریباً ستر اسی سال کی ہو اور تارک صیام یعنی ماہ رمضان شریف کے روزے سرگز نہ رکھتا ہو اسے شخص کو امام بنانا درست ہے یا نہیں؟ جواب دو اجر ملے گا :-

الجواب :- ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے۔ کیونکہ امامت منصب محترم ہے اور تارک الصیام ماہ رمضان کا فاسق فاجر ہے اور فاجر کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ چنانچہ حاشیہ طحطاوی میں مذکور ہے۔

أَمَّا الْفَاسِقُ الْعَالِمُ فَلَا يَقْدَرُ لِأَن فِي تَقْدِيمِهِ تَعْظِيمَةٌ وَقَدْ وَجِبَ عَلَيْهِمْ أَهَانَتُهُ شَرْعًا وَمَعْنَاهُ إِجْرَاهُ التَّخْرِيمُ فِي تَقْدِيمِهِ هَكَذَا فِي جَامِعِ الْفَوَائِدِ بِجَدِّ السَّرَّارِ یعنی ایسے فاسق عالم نہ مقدم کیا جائے گا امامت میں اس لئے کہ مقدم کرنے میں اس کی تعظیم ہے۔ حالانکہ واجب ہے۔ قول پر حقارت اور سخی شرعاً اور حاصل اسکا کہ بہت تحریمی ہے مقدم کرنے میں۔ اور علاوہ اسکے کتب فقہ میں مذکور ہے کہ جس شخص کی عمر ستر اسی سال کی ہو جائے اور اسکے حواس خمسہ درست نہ رہیں تو ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم :-

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر ذابجہ سے سو یا خطا اور گھنڈی کے جانور ذبح ہو جائے تو وہ مذبحہ حلال ہو گا یا نہ۔ جواب دو اجر ملے گا :-

السائل علی احمد از چنگا بنگیاں :-